Good Jan 26, 1987
[illegible initials]

پروگرام نمبر 97

پ بعض اوقات خدائے ذوالجلال مخالفت کے باوجود اپنے نام کا ڈنکا اِسطرح بجاتا ہے کہ شیطان کھڑا منہ دیکھتا رہ جاتا ہے ۔ یہ خدا کی لازوال طاقت اور لامحدود قدرت کا عروج اور شیطان کی کمزوری ، ناپائیداری اور زوال پذیری کا جیتا جاگتا ثبوت ہے ۔ پنتیکست کے جلد ہی بعد پطرس اور یوحنا نے ہیکل کے دروازے پر ایک لنگڑے کو شفا بخشی ۔ ایک بہت بڑے ہجوم کے جمع ہو جانے کی وجہ سے پطرس کو موقعہ ملا کہ وہ پنتیکست کے کام کو آگے بڑھائے لیکن صدوقی پطرس کے وعظ میں خلل انداز ہوئے کیونکہ اُن کے نزدیک مردوں میں سے جی اُٹھنے کی تعلیم خصوصاً مکروہ تھی ۔ اِسلئے دونوں رسولوں کو قید میں ڈال دیا گیا ۔ پھر بھی پطرس کی تقریر کا اثر یہ ہوا کہ شاگردوں کی تعداد پانچ ہزار تک پہنچ گئی ۔

بائبل مقدس میں اعمال ۴ باب اور اُسکی پہلی چار آیات میں لکھا ہے ۔ " جب وہ لوگوں سے کہہ رہے تھے تو کاہن اور ہیکل کا سردار اور صدوقی اُن پر چڑھ آئے ۔ کیونکہ سخت رنجیدہ ہوئے کہ وہ لوگوں کو تعلیم دیتے اور یسوع کی نظیر دے کر مردوں کے جی اُٹھنے کی منادی کرتے تھے ۔ اور انہوں نے اُنکو پکڑ کر دوسرے دن تک حوالات میں رکھا کیونکہ شام ہو گئی تھی مگر کلام کے سننے والوں میں سے بہتیرے ایمان لائے ۔ یہاں تک کہ مردوں کی تعداد پانچ ہزار ہو گئی ۔"

دوسرے دن پطرس اور یوحنا کو صدر عدالت کے سامنے پیش کیا گیا ۔ جو زیادہ تر صدوقیوں پر مشتمل تھی عدالت نے اُس قوت کے متعلق سوال کیا جس کے ذریعے انہوں نے معجزہ کیا تھا ۔ انہوں نے بڑی جوانمردی سے جواب دیا کہ وہ یسوع کی قوت ہے جس نے اُسے شفا بخشی اور اتنی ہی جوانمردی سے انہوں نے منصفین پر واضح کیا کہ یسوع کے نام کے سوا اور کسی نام میں نجات نہیں ہے ۔ حکام معجزے کو جھٹلا نہیں سکتے تھے اور انہوں نے رسولوں کو ڈرا دھمکا کر چھوڑ دیا ۔

یروشلیم کی کلیسیا مسیحی اشتراک کی مثال پیش کرتی تھی ۔ یہ اشتراک جبری نہ تھا بلکہ کلیتاً لوگوں کی اپنی دلی خواہش سے پیدا ہوا ۔ باوجودیکہ نہ عالمگیر اور نہ مستقل ہونے کے اور یروشلیم کی کلیسیا تک محدود ہونے کے یہ اپنے رویّے کے اعتبار سے رسولوں کے عہد کی تمام کلیسیا کا امتیازی نشان تھا حننیاہ اور سفیرہ نے اپنی ملکیت کا تھوڑا سا حصہ رسولوں کو دے کر مشترکہ ملکیت کی چیزوں سے فائدہ اُٹھانا چاہا تاکہ مشترکہ اخراجات پر زندگی بسر کی جائے ۔ یہ ایک سستا طریقہ تھا جس سے وہ ضروریات زندگی اور سخاوت کی شہرت دونوں حاصل کر سکتے تھے مگر پطرس کا اُسے بروقت راز فاش کرنے سے اور اُس کے قدموں پر اُن کی فوری موت ہونے سے تمام کلیسیا پر خوف طاری ہو گیا ۔

اِس نئی رفاقت کی دہلیز ہی پر یہ واقعہ بطور یادگار نصب ہوا کہ مذہب میں بے وفائی کی کوئی گنجائش نہیں

یہ قابلِ توجہ حقیقت ہے کہ بارہ شاگردوں میں پہلی ہلاکت ایک غدار اور خودکشی کرنے والے کی تھی اور رسولوں کے عہد کی کلیسیا کی پہلی ہلاکت بھی اُن کی تھی جو ریاکار اور جھوٹے تھے ۔ حننیاہ اور سفیرہ پر قہرِ الٰہی نازل ہونے کا اثر جس طرح تمام سچی سزا سے ہوتا ہے یہ ہوا کہ اُس سے خوشخبری زیادہ مؤثر ثابت ہوئی ۔

صدر عدالت نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے اور خفا ہوکر تمام رسولوں کو قید میں ڈال دیا لیکن الٰہی انتظام میں اُن کیلئے مزید کام تھا ۔ پس اُس کے فرشتہ نے قید خانہ کے دروازے کھول دیئے اور اُنہیں خوشخبری کی منادی کیلئے ہیکل میں واپس بھیج دیا ۔ بائبل مقدس میں اعمال 5 باب اُسکی 17 سے 21 آیت تک لکھا ہے ۔

" پھر سردار کاہن اور اُسکے سب ساتھی جو صدوقیوں کے فرقہ کے تھے حسد کے مارے اُٹھے اور رسولوں کو پکڑ کر عام حوالات میں رکھ دیا ۔ مگر خداوند کے ایک فرشتہ نے رات کو قید خانہ کے دروازے کھولے اور اُنہیں باہر لاکر کہا کہ جاؤ ہیکل میں کھڑے ہوکر اِس زندگی کی سب باتیں لوگوں کو سناؤ ۔ وہ یہ سُن کر صبح ہوتے ہی ہیکل میں گئے اور تعلیم دینے لگے ..."

پطرس اور یوحنا کی اِس پُراسرار رہائی سے حیران ہوکر حاکموں نے اُنہیں صدر عدالت کے سامنے پیش کیا رسولوں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ وہ آدمیوں کی نسبت خدا کا حکم مانیں گے اور صدر عدالت صرف گملی ایل کے مشورے پر وحشیانہ اقدام اُٹھانے سے باز رہی کہ " یہ تدبیر یا کام اگر آدمیوں کی طرف سے ہے تو آپ برباد ہو جائے گا لیکن اگر خدا کی طرف سے ہے تو تم اِن لوگوں کو مغلوب نہ کر سکو گے " ۔ گملی ایل ایک فریسی اور پولس کا اُستاد تھا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ فریسیوں نے اِن ابتدائی ایذا رسانیوں میں کوئی عملی حصہ نہ لیا ۔ کلیسیا بہت جلد وسیع النظری سے کام کرنے لگی ۔ عید پنتکست کے دن پطرس کے مختلف سامعین کی طرح کلیسیا میں بھی جلد ہی مختلف پس منظر کے لوگ شامل ہوگئے ۔ وہ یہودی نسل کے لوگ جن کی پیدائش مُلکِ فلسطین سے باہر ہوئی ۔ یونانی بولنے والے یا " یونانی مائل یہودی " کہلاتے تھے اعمال کی کتاب میں اکثر اِن کا ذکر عبرانیوں یعنی مُلکِ فلسطین کے یہودیوں کے مقابل ہوتا ہے ۔ اِن دونوں طبقات کے آپس میں حسد کی وجہ سے کام کی پہلی تقسیم عمل میں آئی ۔ کلیسیا کی تنظیم منزل بمنزل معرضِ وجود میں آئی ۔ ابتدا میں رسول ہی واحد عہدیدار تھے ۔ اِس حسد کو مٹانے کیلئے جو روزانہ خبرگیری کے باعث پیدا ہوا رسولوں کی ہدایت پر مقامی کلیسیا نے سات آدمیوں کو منتخب کیا تاکہ وہ اِس کام کی نگرانی کر سکیں ۔ اُن سب کے نام یونانی زبان کے تھے ۔ اِس طرح " خادم " کا عہدہ قائم ہوا چنانچہ رسولوں کو کلیتاً دعا میں اور کلام کی خدمت میں مشغول رہنے کا موقعہ ملا ۔ اِس کا مفید اثر خوشخبری کی فتوحات سے ہوا اور بہت سے کاہنوں نے بھی ایمان کی فرمانبرداری اختیار کی ۔

بائبل مقدس میں اعمال 6 باب اُسکی 7 آیت میں لکھا ہے ۔" اور خدا کا کلام پھیلتا رہا اور یروشلیم میں

شاگردوں کا شمار بہت ہی بڑھتا گیا اور کاہنوں کی بڑی گروہ اِس دین کے تحت میں ہو گئی"
کلیسیا کا یہ انتخاب اُن کی اُمید سے کہیں زیادہ بہتر ثابت ہوا۔ ستفنس نے جسکا شمار سات خادموں میں ہوتا تھا اپنی خدمت کا آغاز بیواؤں کو کھانا کھلانے سے کیا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصے کے بعد وہ یونانی مائل یہودیوں کی مذہبی درسگاہوں میں زندگی کی روٹی تقسیم کرنے لگا۔ اِس منزل تک پہنچ کر شاگردوں کو صرف یہودیوں کا ایک عجیب سا فرقہ سمجھا جاتا تھا اور اِن کے متعلق یہودیوں کا اپنا تصور بھی یہی تھا۔ اب تک اِس تحریک کو اتنا وسیع کرنے کا کوئی واضح تصور پیدا نہ ہوا کہ اِس میں غیر یہودی بھی شامل ہوں مگر معلوم ہوتا ہے کہ ستفنس یہودیت کو منسوخ کرنے کے طریقے سوچنے لگا تھا۔ اور اِس خیال نے یہودیوں کی دُکھتی رگ کو چھیڑا۔ یونانی مائل یہودیوں نے بحث مباحثے میں شکست کھا کر ایذا دہی شروع کر دی۔ اِس کے ساتھ ہی فریسیوں نے بھی یہی کام شروع کر دیا۔ دوسری ایذا دہی کے دوران فریسی گملی ایل پطرس کے محافظ کے طور پر پیش ہوا۔ لیکن تیسری ایذا دہی میں اُسکا شاگرد پولوس، ستفنس کا ایذا دہندہ ثابت ہوا۔ اور یوں ہوا کہ ستفنس جو یروشلیم کی کلیسیا کا سب سے زیادہ دُور اندیش رُکن تھا پہلا مسیحی شہید بنا۔ اُس نے اپنے آقا کے نقشِ قدم پر چل کر دُعا کرتے ہوئے جان دے دی۔ "اے خُدا یہ گناہ ان کے ذِمہ نہ لگا"۔
کلیسیا بے شک ستفنس سے ہاتھ دھو بیٹھی مگر جلد ہی اُسے پولوس مل گیا اور ہم اوگسطین کے ساتھ مل کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ "اگر ستفنس دُعا نہ کرتا تو کلیسیا کو پولوس نہ ملتا"۔

S.NO 219 DUR 0.46, 4-17 - گیت ~~ہے~~ یقین جانو کلیسیا ہے

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں کلیسیا کو ستائے جانے
کام کی پہلی تقسیم اور پہلے مسیحی شہید ستفنس کے بارے میں سُنا
ہمارا اگلا پروگرام کلیسیا کے سامریہ تک پھیلنے اور حبشی خوجہ اور ساؤل کا
مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرنے کے بارے میں ہے ۔ ہمیں یقین
ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں
گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں اِنسانی عروج و زوال
پیش کریں گے ۔

بہنو اور بھائیو ! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے
اور کلامِ الٰہی کے گہرے مطالعہ کیلئے اگر آپ ہمارے
نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں
تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 97 طلب کریں ۔
پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام
کے آخر میں کریں گے ۔
یہ مسودہ آپکو تقریباً
چھ ہفتے میں مل جائیگا ۔

اب اجازت دیجئے

خدا حافظ